غلام علی خان ☆

ایمان اور آزمائش

ایمان کے معنی جاننے اور ماننے کے ہیں جو شخص خدا کی وحدانیت اور اس کی حقیقی صفات اور اس کے قانون اور جزا و سزا کو جانتا ہو اور دل سے اس پر یقین رکھتا ہو اس کو مومن کہتے ہیں اور ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان مسلم یعنی خدا کا مطیع و فرمانبردار ہو جاتا ہے(۱)۔

اہل حق کے لئے امتحان اور آزمائش قانون الٰہی میں ناگزیر ہے اس قسم کے امتحانوں سے گزر کر ہی بندوں کی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں اور ان کے کھرے اور کھوٹے میں امتیاز ہوتا ہے اس امتحان کے بغیر کوئی گروہ انسانی اللہ تعالٰی کی اخروی نعمتوں کا سزاوار نہیں ہو گا۔ لہٰذا ایمان اور آزمائش کا باہم بڑا گہرا ربط و تعلق ہے۔ اگر ایک شخص اپنے دعوٰی ایمانی کے باوجود آزمائشوں سے دو چار نہ ہو رہا ہو تو اسے اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ یا تو جس نظریہ کا وہ اعلان کر رہا ہے اس پر اس کا ایمان درست اور کامل نہیں یا وہ زمانے کی مروجہ رسوم و رواج اور اقدار کے ساتھ سمجھوتہ کر چکا ہے جو اسے آزمائشوں کا سامنا نہیں ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

ام حسبتم ان تدخلوا الجنتہ ولما یا تکم مثل الزین خلوا من قبلکھم ط مستھم البلساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والزین امنوا معہ متی نصر اللہ ط الا ان نصر اللہ قریب ○ (۲)

(پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یونہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا ہے جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے ان پر سختیاں گزریں، مصیبتیں آئیں، ہلا مارے گئے حتیٰ کہ وقت کا رسول اور اس کے ساتھ اہل ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئیگی (اس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ) ہاں اللہ کی مدد قریب ہے)

اللہ کے مقرب ترین بندوں (اس کے انبیا و رسل) پر انتہا درجہ کی آزمائش آئیں اور انہوں نے انتہا درجہ کی ثابت قدمی اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔

حضرت خباب بن ارتؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سائے میں چادر سر کے نیچے رکھ کر لیٹے ہوئے تھے (اس زمانے میں مکہ والے بے پناہ ظلم و ستم مسلمانوں پر توڑ رہے تھے) ہم نے آپ سے عرض کیا کہ "آپ ہمارے لئے اللہ کی مدد طلب نہیں کرتے؟ آپ اس ظلم کے خاتمے کی دعا نہیں کرتے؟ حضور نے یہ سن کر فرمایا "تم سے پہلے لوگ گذرے ہیں کہ ان میں سے کسی کے لئے گڑھا کھودا جاتا پھر اسے اس گڑھے میں کھڑا کیا جاتا پھر آرا لایا جاتا اور اس سے اس کے جسم کو چیرا جاتا یہاں تک کہ اس کے جسم کے دو ٹکڑے ہو جاتے پھر بھی وہ دین سے نہ پھرتا اور اس کے جسم میں لوہے کے کنگھے چبھوئے جاتے جو گوشت سے گذر کر ہڈیوں اور پٹھوں تک پہنچ جاتے مگر وہ اللہ کا بندہ حق سے نہ پھرتا، قسم ہے خدا کی یہ دین غالب ہو کر رہے گا یہاں تک کہ سوار صنعا (یمن) سے حضر موت تک کا سفر کرے گا اور راستہ میں اللہ کے سوا اسے

☆ لیکچرار ادارہ علوم اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور

کسی کا خوف نہ ہو گا البتہ چراہے کو صرف بھیڑیوں کا خوف رہے گا کہ بکری نہ اٹھا لے جائیں افسوس تم لوگ جلدی کرتے ہو- (۳)

سورۃ العنکبوت میں ارشاد باری ہے-

ا حسب النلس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لایفتنون ○ ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین(۴)

(کیا لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیئے جائیں گے کہ "ہم ایمان لائے" اور ان کو آزمایا نہ جائے گا؟ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گذرے ہیں اللہ کو تو ضرور یہ دیکھنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون)

اس آیت کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے سید مودودیؒ رقمطراز ہیں کہ مکہ کے نو مسلم لوگوں پر مصائب و مشکلات اور مظالم کے طوفان ٹوٹ پڑتے تھے اس اضطرابی کیفیت کو ٹھنڈے صبر و تحمل میں تبدیل کرنے کے لئے اللہ تعالٰی اہل ایمان کو سمجھاتا ہے کہ ہمارے جو وعدے دنیا اور آخرت کی کامرانیوں کے لئے ہیں کوئی شخص مجرد زبانی دعوائے ایمان کر کے ان کا مستحق نہیں ہو سکتا بلکہ ہر مدعی کو لازماً" آزماش کی بھٹی سے گذرنا ہو گا تاکہ وہ اپنے دعوے کی صلاحیت کا ثبوت دے- ہماری جنت اتنی سستی نہیں ہے اور نہ دنیا ہی میں ہماری خاص عنایات ایسی ارزاں ہیں کہ تم بس زبان سے ہم پر ایمان لانے کا اعلان کرو اور ہم وہ سب کچھ تمہیں بخش دیں ان کے لئے تو ایمان شرط ہے اور ہماری رضا کے لئے ہر آزمائش میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا ہو گا- (۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوہ صفا پر پکارنے آپ کے لئے آزمائشوں کا دروازہ کھول دیا اور پھر تیئس برس تک ہر طرح کی جسمانی اور ذہنی اذیت سے آپ کو دوچار کیا گیا-

بعثت سے قبل آپ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کی شادیاں ابو لہب نے اپنے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے ساتھ کیں تھیں انہیں اس نے نہایت سختی اور درشتی سے طلاقیں دلوا دیں- (۶)

پھر شعب ابی طالب میں تین سال تک آپ کا اور آپ کے صحابہ کرامؓ کا معاشرتی مقاطع کر کے محصور کر دیا جاتا ہے جہاں صحابہ کرام چمڑے کے ٹکڑے اور درختوں کے پتے کھا کر بھی آزمائش کی اس گھڑی میں استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں-

ابن اسحاق کا بیان ہے کہ جو گروہ گھر کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیا کرتا تھا وہ یہ تھا- ابولہب' حکم بن ابی العاص بن امیہ' عقبہ بن ابی معیط' عدی بن حمرا ثقفی' اور ابن الاصداء ھذلی یہ سب آپ کے پڑوسی تھے اور ان میں سے حکم بن العاص کے علاوہ کوئی بھی مسلمان نہ ہوا- ان کے ستانے کا طریقہ یہ تھا کہ جب آپ نماز پڑھتے تو کوئی شخص بکری کی بچہ دانی اس طرح نکا کر پھینکتا کہ وہ ٹھیک آپ کے اوپر گرتی' چولہے پر ہانڈی چڑھائی جاتی تو بچہ دانی اس طرح پھینکتے کے سیدھے ہانڈی میں جا گرتی- آپ اس گندگی کو لکڑی پر ڈال کر باہر نکلتے اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرماتے: اے بنی عبد مناف یہ کیسی ہمسائیگی ہے؟ پھر اسے راستے میں ڈال دیتے- (۷)

صحابہ کرامؓ کی آزمائش ایمان

حضرت خبابؓ بن الارت تمیمی کو ایمان لانے کے جرم میں قریش نے جلتے انگارے بچھا کر ان کو اس بستر آتشیں پر لٹایا اور چھاتی پر ایک شخص کھڑا ہو گیا تاکہ کروٹ نہ بدل سکیں چنانچہ انگارے پیٹھ کے نیچے ہی ٹھنڈے ہو گئے- (۸)

حضرت بلالؓ حبشی امیہ بن خلف کے غلام تھے جب سورج ٹھیک نصف النہار پر آجاتا تو عرب کی تپتی ریت پر ان کو لٹایا

جاتا اور سینے پر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا تاکہ کروٹ نہ بدل سکیں امیہ اس حالت میں ان سے کہتا کہ اسلام سے باز آ جاؤ ورنہ اس طرح ختم ہو جاؤ گے' حضرت بلالؓ جواب میں صرف احد! احد پکارتے' امیہ کا غصہ اور بھڑک گیا اس نے آپ کے گلے میں رسی ڈال کر شہر کے لڑکوں کو ساتھ لگا دیا وہ آپ کو گلی گلی گھسیٹتے پھرتے لیکن یہ عاشق جانباز اسی طرح احد! احد پکارتا پھرتا کبھی آپ کو گائے کی کچی کھال میں لپیٹ دیا جاتا کبھی آہنی زرہ پہنا کر تیز دھوپ میں بٹھایا جاتا حتیٰ کہ حضرت ابو بکرؓ نے امیہ بن خلف سے ایک غلام کے عوض میں خرید کر آزاد کرا دیا۔ (۹)

حضرت مصعب بن عمیرؓ کی ماں کو ان کے اسلام لانے کا علم ہوا تو دانہ پانی بند کر دیا اور انہیں گھر سے نکال دیا یہ بڑے ناز و نعمت میں پلے تھے حالات کی شدت سے دوچار ہوئے تو کھال اس طرح ادھڑ گئی جیسے سانپ کینچلی چھوڑتا ہے۔ (۱۰)

قبیلہ بنی عدی کے ایک خانوادے بنی موئل کی ایک لونڈی "لبینہ" مسلمان ہوئی تو انہیں حضرت عمر بن خطاب جو ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس قدر مارتے تھے کہ مارتے مارتے خود تھک جاتے تھے اور اس کے بعد کہتے تھے کہ میں نے تجھے (کسی مروت کی وجہ سے نہیں بلکہ محض) تھک جانے کی وجہ سے چھوڑا ہے۔ (۱۱)

حضرت سمیہؓ جو حضرت عمار کی والدہ تھیں ان کو اسلام لانے پر ابو جہل نے نہایت وحشیانہ طریقے سے برچھی مار کر ہلاک کر دیا یہی اولین جان تھی جو راہ حق میں شہید ہوئی۔

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا حال یوں فرمایا ہے۔

"مجھے خدا کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا کہ کبھی کوئی انسان اتنا نہیں ڈرایا گیا اور مجھے خدا کی راہ میں اتنی اذیت دی گئی کہ کبھی کسی آدمی کو اتنی اذیت نہیں دی گئی اور مجھ پر تیس شب و روز ایسے گذرے ہیں کہ میرے اور بلالؓ کے کھانے کے لئے کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کوئی جاندار کھا سکے سوائے اس مختصر توشے کے جو بلالؓ کی بغل میں تھا۔" (۱۲)

آزمائش میں صبر و استقامت بہترین زاد راہ

اللہ ہر ایک کو لرزا دینے والی آزمائشوں سے پناہ میں رکھے مگر آزمائشیں بہرحال انسانوں پر ہی آتی ہیں۔

شب و روز کی گردش جب تک جاری ہے چار و ناچار ہر انسان کو وہ کچھ دیکھنا ہے جو اللہ نے اس کی تقدیر میں لکھ دیا ہے اور جس چیز کا فیصلہ اللہ نے فرما دیا ہے اس سے نہ اپنی تدبیر بچا سکتی ہے اور نہ کسی کی مدد ہی سے وہ آنے والی مصیبتیں ٹل سکتی ہیں۔ چنانچہ اللہ کسی کو بیماری اور بیچارگی میں مبتلا کر کے اور کسی کو غربت و افلاس کی چکی میں پیس کر آزماتا ہے۔ شاہ و گدا ہر انسان کو مختلف طریقوں سے آزمائش کے مرحلے سے گذار کر کھرے اور کھوٹے کی پہچان کی جاتی ہے اور صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنے والے ہی اس امتحان میں کامیاب و کامران قرار پاتے ہیں سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصبرین ○ الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وا انا الیہ راجعون ○ اولیک علیھم صلوت من ربھم و رحمۃ و اولیک ھم المھتدون ○ (۱۳)

(اور ہم ضرور تمہیں خوف و خطر' فاقہ کشی' جان و مال کے نقصانات اور آمدنیوں کے گھاٹے میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے ان حالات میں جو لوگ صبر کریں اور جب کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ "ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہمیں پلٹ کر جانا ہے" انہیں خوشخبری دے دو۔ ان پر ان کے رب کی طرف سے بڑی عنایات ہوں گی اس کی رحمت ان پر سایہ کرے گی اور ایسے ہی لوگ راست رو ہیں)

یہاں بھی چند آزمائشوں کا تذکرہ کر کے بشارت اور خوشخبری اہل صبر کو دی گئی ہے۔ صبر کی بھی مختلف صورتیں ہیں جن کا انسان کو اپنی پوری زندگی میں مختلف اوقات میں مظاہرہ کرنا پڑتا ہے۔

سعید مودودیؒ نے اپنی کتاب تحریک اور کارکن میں اس کی مختلف صورتوں کا ذکر کیا ہے موصوف لکھتے ہیں صبر کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی جلد باز نہ ہو' اپنی کوششوں کے نتائج جلد دیکھنے کے لئے بیتاب نہ ہو' اس کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ آدمی تلون مزاجی اور ضعف رائے اور قلت عزم کی بیماری میں مبتلا نہ ہو' اس میں یہ صفت موجود ہو کہ جس راہ کو اس نے سوچ سمجھ کر اختیار کر لیا اس پر ثابت قدم رہے۔

صبر ہی کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ آدمی مشکلات اور مصائب کا مردانہ وار مقابلہ کرے اور اپنے مقصد کی راہ میں جو تکلیف بھی پیش آئے اسے ٹھنڈے دل کے ساتھ برداشت کرے' صابر آدمی کسی طوفان اور سیلاب کے تھپیڑوں سے شکست خوردہ ہو کر منہ نہیں موڑتا صبر اس چیز کا نام بھی ہے کہ آدمی ہر خوف اور ہر لالچ کے مقابلہ میں راہ راست پر جما رہے' شیطان کی ساری ترغیبات اور نفس کی تمام خواہشات کے علی الرغم اپنا فرض بجالائے' حرام سے پرہیز کرے اور حدود اللہ پر قائم رہے (۱۴)

عن سعد قال قلت یارسول اللہ ای الناس اشد بلاء قال الانبیاء ثم الامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتک بلاء وان کان فی دینہ رقتہ ابتلی علی قدر دینہ فما یبرح البلاء بالعبد حتی یترکہ یمشی علی الارض وما علیہ خطیئتہ" (۱۵)

(حضرت سعدؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا "یارسول اللہ سب سے زیادہ سخت آزمائش کس شخص کی ہوتی ہے۔"

آپؐ نے فرمایا "انبیاء علیہم السلام کی" پھر جو دین وایمان میں ان سے زیادہ قریب ہو پھر جو اس سے قریب ہو' آدمی کی آزمائش اس کے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے پس جو شخص اپنے دین میں پختہ ہوتا ہے اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور جو دین میں کمزور ہوتا ہے اس کی آزمائش ہلکی ہوتی ہے اور یہ (مضبوط دین والے کی) آزمائش برابر ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ اس پر گناہ کا کوئی اثر نہیں رہ جاتا۔)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(الدنیا سجن المومن وجنتہ الکافر) (۱۶)

(دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے گلزار ہے)

سورہ ال عمران میں ارشاد باری ہے۔ **لتبلون فی اموالکم و انفسکم (۱۷)**

(مسلمانو! تمہیں مال اور جان دونوں کی آزمائش پیش آکر رہیں گی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی مسلمان کو کوئی قلبی تکلیف' کوئی جسمانی بیماری' کوئی دکھ اور غم پہنچتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔

عن عائشتہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایصیب المومن شوکتہ فما فوقھا الا نقص اللہ بھا من خطیئتہ(۱۸)

(حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کانٹا مسلمان کو نہیں چبھتا مگر یہ کہ وہ اس کی خطاؤں کے ازالا کا ذریعہ بنتا ہے)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آزمائش جتنی سخت ہو گی اتنا ہی بڑا انعام ملے گا (بشرطیکہ آدمی مصیبت سے گھبرا کر راہ حق سے بھاگ نہ کھڑا ہو) اور اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو ان کو مزید نکھارنے اور صاف کرنے کے لئے آزمائشوں میں ڈال دیتا ہے۔ پس جو لوگ خدا کے فیصلے پر راضی رہیں اور صبر کریں تو اللہ ان سے خوش ہوتا ہے اور جو لوگ اس آزمائش میں اللہ سے ناراض ہوں تو اللہ بھی ان سے ناراض ہو جاتا ہے" (۱۹)

قرآن میں ہے۔ **ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم تو عدون** (۲۰)

(جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر وہ اس پر ثابت قدم رہے یقیناً ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ "نہ ڈرو' نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت کی بشارت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنی زندگیوں میں آنے والی کڑی سے کڑی آزمائش میں صبر و استقامت کی وہ شاندار مثالیں قائم کی جو قیامت تک آنے والے اہل آزمائش کے لئے آزمائش کے راستوں میں زاد راہ کا کام دیتی رہیں گی۔

امام احمد بن حنبلؒ کے زمانہ میں مسئلہ خلق قرآن کے بارے میں خلیفہ وقت اور امام صاحب کے درمیان شدید اختلاف ہو گیا اس پر خلیفہ کی طرف سے آپ کو کوڑوں کی سزا دی گئی۔ کتابوں میں اس سزا کا ذکر اس طرح آتا ہے کہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ہاتھی کو بھی اتنے کوڑے مارے جاتے تو وہ چیخ اٹھتا لیکن اس انتہائی اذیت ناک سزا کو آپ نے انتہائی صبر کے ساتھ برداشت کیا اور اپنے موقف پر ڈٹے رہے۔ (۲۱)

امام احمد بن حنبلؒ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ابو الہیثم نامی چور کے لئے اکثر دعائے خیر فرماتے جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ ایک چور کے لئے دعائے خیر کیوں فرماتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے ابتلا کے زمانے میں اس نے اپنے عملی نمونہ سے مجھے بڑا قیمتی درس دیا تھا۔ جب مجھے بیڑیوں میں جکڑ کر اور اونٹ پر سوار کر کے لے جایا جا رہا تھا تو یہ شخص ایک جگہ راہ میں ملا اور اس نے مجھ سے کہا "ابن حنبل چوری کے جرم میں مجھے اتنی بار قید و بند کی مصیبتیں جھیلنا پڑیں اور اتنے سو درے میری پیٹھ پر برسے ہیں تاہم میں اپنی حرکت سے باز نہیں آیا اگر میں شیطان کی راہ میں یہ مصائب جھیل کر اس طرح استوار رہ سکتا ہوں تو حیف ہے اگر تم خدا کی راہ میں ان مصائب کو پامردی سے برداشت نہ کر سکو" (۲۲)

یقیناً اس واقعہ میں اہل آزمائش کے لئے ایک بہت بڑا سبق پنہاں ہے۔

ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدا منا فانصرنا علی القوم الکفرین۔ امین

حواشی

۱۔ مودودیؒ، ابوالاعلیٰ، سید، دینیات صفحہ ۱۳
۲۔ البقرہ: ۲۱۴
۳۔ البخاری، ابو عبداللہ، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح
۴۔ العنکبوت: ۲، ۳
۵۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن ۳/۶۷۵
۶۔ سید قطب، شہید، فی ظلال القرآن ۳/۲۸۲ و تفہیم القرآن ۶/۵۲۲
۷۔ صفی الرحمان، مبارکپوری، الرحیق المختوم صفحہ ۱۵۲
۸۔ نعیم صدیقی، محسن انسانیت صفحہ ۲۷۴
۹۔ ایضاً ایضاً صفحہ نمبر ۲۷۵
۱۰۔ سلیمان منصور پوری، رحمتہ للعلمین ۱/۵۷
۱۱۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ ۱/۳۱۹
۱۲۔ ترمذی، امام ابو عیسیٰ بن عیسیٰ، الجامع الترمذی
۱۳۔ البقرہ: ۱۵۵ تا ۱۵۷
۱۴۔ سنن ترمذی، جلد دوم باب الزہد صفحہ ۲۰
۱۵۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، تحریک اور کارکن صفحہ ۱۹۷
۱۶۔ ترمذی، امام ابو عیسیٰ بن عیسیٰ، جامع الترمذی جلد دوم، ابواب الزہد صفحہ ۲۵
۱۷۔ ال عمران: ۱۸۶
۱۸۔ ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت و عزیمت، ۱/۸۴
۱۹۔ ایضاً ایضاً ۱/۸۵
۲۰۔ حم السجدہ: ۳۰

المراجع والمصادر

مودودی' ابوالاعلیٰ سید	ترجمہ قرآن کریم'	لاہور' ادارہ ترجمان القرآن
ابن ہشام' عبدالملک	السیرۃ النبویہ'	مصر' دار الفکر' مصطفیٰ البابی بیروت
اصلاحی' امین احسن مولانا	تدبر قرآن'	فاران فاؤنڈیشن لاہور
اصلاحی محمد یوسف	شعور حیات'	لاہور' البدر پبلی کیشنز
الخطیب' ولی الدین محمد بن عبداللہ	مشکوۃ المصابیح'	کراچی' قدیم کتب خانہ
البخاری' ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل	الجامع الصحیح'	ایضاً
بنت الاسلام	داعی کے اوصاف'	لاہور' ادارہ بتول
ترمذی' امام ابو موسیٰ' بن عیسیٰ	سنن الترمذی'	بیروت' دار الفکر
صفی الرحمٰن' مبارکپوری	الرحیق المختوم'	لاہور' مکتبہ سلفیہ
قطب' سید شہید	فی ظلال القرآن'	لاہور البدر پبلی کیشنز
مسلم' ابوالحسین' مسلم بن الحجاج القشیری	الجامع الصحیح'	بیروت' دار المعرفۃ
مودودی' ابوالاعلیٰ' سید' مولانا	دینیات'	لاہور' ادارہ ترجمان قرآن
ایضاً	تفہیم القرآن'	ایضاً
ایضاً	تحریک اور کارکن'	لاہور دار العروبہ' منصورہ
نعیم صدیقی	محسن انسانیت'	لاہور اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ
ندوی' ابوالحسن علی	تاریخ دعوت و عزیمت'	مطبع معارف' اعظم گڑھ
نعمانی' منظور' مولانا	معارف الحدیث'	عمر فاروق اکیڈمی لاہور

حسن الخلق

- عن عائشة رضي الله عنها، قالت: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «إن المؤمن ليُدرِكُ بحُسن خُلُقه درجة الصائم القائم» رواه أبو داود.
- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: سُئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن أكثر ما يدخل الناس الجنة؛ قال: «تقوى الله وحُسن الخلق» وسُئِل عن أكثر ما يدخل الناس النار، فقال: «الفم والفرج». رواه الترمذي